ادبیات

# حالیہ سیلاب کے واقعاتی کردار

## بزبانِ غالب و برنگ غالب

*

شب کو قہرِ منتقم سے زہرہؔ ابرآب تھا
موت کا پیغام ہر اِک حلقۂ گرداب تھا

واں خود آرائی کو تھا جلسے سجانے کا جنوں
یاں ہجوم اشک سے تارِ نگہ نایاب تھا

تھیں کئی جانیں بحالِ مرگ اِدھر سیلاب میں
واں وہ فرقِ ناز محوِ بالشِ کمخواب تھا

یاس کی تاریکیوں میں خانہ ویرانی اِدھر
واں فروغِ مے بساطِ صحبتِ احباب تھا

واں طیارے کانہ ملنا بن گیا عذرِ خرام
یاں کہ سارا گھر سوارِ تندیٔ سیلاب تھا

ہاں مگر لکڑی سے کم قیمت تھے انسانی وجود
وہ گرفت میں آگئیں، انسان سپردِ آب تھا

واں بیانوں اور تقریروں میں اُڑتی جھاگ تھی
گریہ سے یاں پنبۂ بالیں کفِ سیلاب تھا

تھی کسی افسردہ کو سیلاب بُردہ کی تلاش
واں کوئی اِک جستجوئے نام کو بے تاب تھا

یاں سرِ شوریدہ بے خوابی سے تھا دیوار جُو
واں کوئی لاشوں کے زیور کیلئے بے خواب تھا

فرش سے تا عرش واں طوفان تھا موجِ رنگ کا
سندھ سے کاغان تک یاں سوختن کا باب تھا

چشمِ شاعر شدتِ جذبات سے خونبار تھی
دل کہ دیرینہ زخم آشنا خوناب تھا

پروفیسر قاضی حلیم فضلی، شیر گڑھ مانسہرہ ہزارہ